آمدنی ٹیکس کمشنر، کولکتہ

بنام

میسرز ہوگلی ملز کمپنی لمیٹڈ

22 نومبر 2006

(ایس۔بی۔سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

آمدنی ٹیکس ایکٹ، 1961 - دفعہ 32 - فرسودگی - سرمائے کے اخراجات پر - ایک تحریری عہد کی خریداری - خریدار کے ذریعہ حاصل کردہ اور مستقبل کی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری بھی - خریدار کے ذریعہ اعزازی رقم کی ذمہ داری پر فرسودگی کا دعوی - ریونیو کی درخواست سے نیچے کی عدالتوں کے ذریعہ یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ذمہ داری محصولات کا خرچ ہے نہ کہ سرمائے کا خرچ، فرسودگی کا حقدار نہیں - عرضی میں کہا گیا ہے: اعزازی رقم کی ذمہ داری ایک سرمائے کا خرچ ہے - یہاں تک کہ یہ سرمائے کا خرچ بھی ہے، ٹیکس دہندہ فرسودگی کا حقدار نہیں ہے، کیونکہ ذمہ داری دفعہ 32 میں مذکور کسی بھی زمرے کے تحت نہیں آتی ہے

الفاظ اور جملے - 'فیکٹری' - آمدنی ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 43(3) کے تناظر میں۔

مدعا علیہ - محاسب نے ایک معاہدے کے ذریعے ایک تحریری وعدہ خریدا اور اس کی جمع شدہ اور مستقبل کی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری سنبھال لی۔ انہوں نے اعزازی رقم کی ذمہ داری پر آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 کے تحت فرسودگی کا دعوی کیا کیونکہ یہ ایک سرمایہ جاتی خرچ تھا۔ کمشنر آمدنی ٹیکس (عرضی)، ٹریبونل کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے ٹیکس دہندہ کے دعوے کی اجازت دی۔ اس عدالت میں عرضی میں، اپیل کنندہ - محصول

نے دعوی کیا کہ ذمہ داری محصولات کے اخراجات ہونے کی وجہ سے اور سرمائے کے اخراجات نہیں ہونے کی وجہ سے، ٹیکس دہندہ فرسودگی کا حقدار نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے روک لیا

منعقد: 1۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فروخت کنندہ کے ملازمین کی اعزازی رقم کی ذمہ داری کو سنبھالنے پر ہونے والا خرچ سرمائے کا خرچ نہیں بلکہ محصولات کا خرچ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فروخت کنندہ کے لیے اعزازی رقم کی ذمہ داری ایک محصولات کا خرچ ہے، جو اس سال کے محصولات کے اخراجات کے طور پر قابل قبول ہے جس میں اس نے جمع کیا ہے (اگر ٹیکس دہندہ تجارتی بنیاد پر اپنا اکاؤنٹ برقرار رکھتا ہے)۔ تاہم، فروخت کنندہ کے لیے پوزیشن مختلف ہوگی۔ موجودہ معاملے میں، فروکت کنندہ اور ٹیکس دہندہ کے درمیان معاہدے میں، یہ ذکر کیا گیا ہے کہ فروخت کنندہ صنعتی ادارے کو 2 کروڑ روپے کی قیمت پر خریدے گا اور اعزازی رقم کی ذمہ داری بھی سنبھالے گا۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ کسی معاہدے کو مجموعی طور پر پڑھنا پڑتا ہے۔ لہذا فروخت کے لیے غور نہ صرف 2 کروڑ روپے تھا بلکہ اس کے علاوہ فروخت کنندہ کی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری بھی تھی۔ اس طرح غور کی پوری رقم ایک سرمایہ جاتی خرچ ہے کیونکہ یہ ایک پائیدار نوعیت کے اثاثے کے حصول کے لیے کیا جانے والا خرچ ہے۔ (267-ایف-ایچ؛ 268-اے-بی؛ جی-ایچ؛ 269-اے)

میٹل بکس کمپنی آف انڈیا بنام ورک مین، 73 آئی ٹی آر 53 62-67 اور بھارت ارتھ بنام سی آئی ٹی، 245 آئی ٹی آر 428؛ ساسون ڈیوڈ بنام سی آئی ٹی، 118 آئی ٹی آر 271، حوالہ دیا گیا۔

آلتھرٹن بنام برٹش اور ہیلسبری ایمپلائز لمیٹڈ، (1926) اے سی 205، حوالہ دیا گیا۔

2۔ تاہم، اگر یہ بھی مانا جائے کہ گریجوٹی رقم کی ذمہ داری کو سنبھالنے پر ہونے والا خرچ ایک سرمائے

کا خرچ ہے، تب بھی اس پر کوئی فرسودگی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 میں کہا گیا ہے کہ فرسودگی صرف عمارتوں، مشینری، پلانٹ یا فرنیچر کے سلسلے میں قابل اجازت ہے، جو ٹھوس اثاثے ہیں، اور پیٹنٹ، کاپی رائٹ، نشانات تجارت لائسنس، امتیازی حقوق یا اسی نوعیت کے دیگر کاروباری یا تجارتی حقوق غیر محسوس اثاثے ہیں۔ مدعا علیہ کی طرف سے لی گئی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری آمدنی ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 32 میں بیان کردہ ان زمروں میں سے کسی کے تحت نہیں آتی ہے۔ لہذا اگر یجوٹی رقم کی ذمہ داری کے سلسلے میں کسی فرسودگی کا دعوی نہیں کیا جاسکتا چاہے اسے سرمایہ جاتی اخراجات ہی کیوں نہ سمجھا جائے۔ درحقیقت، گراوٹ کی اجازت زمین پر بھی نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس کا بھی دفعہ 32 میں ذکر نہیں ہے۔ (269-بی-ای)

3۔ موجودہ معاملے میں، فروخت کے معاہدے میں، زمین، عمارت اور مشینری کی قیمت کا الگ سے ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ایسا معاملہ ہوتا جہاں فروخت کے معاہدے میں زمین، عمارت یا مشینری کی قیمت کا الگ سے ذکر کیے بغیر پوری فروخت کی قیمت کا ذکر کیا جاتا، تو یہ معاملہ ٹریبونل کو دفعہ 32 میں مذکور اشیاء کی علیحدہ قیمت کا حساب لگانے کے لیے بھیجا جاسکتا تھا اور صرف ان اشیاء پر فرسودگی کی اجازت دی جاسکتی تھی۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، معاہدے میں خود عمارت، پلانٹ اور مشینری کی قیمت کا ذکر کیا گیا تھا۔ لہذا اس معاملے میں ٹریبونل کو معاملہ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (269-ای-جی)

4۔ لفظ 'پلانٹ' کو دفعہ 43(3) کے ذریعے ڈیمنگ کا مطلب دیا گیا تھا لیکن اس ڈیمنگ کے معنی میں بھی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری شامل نہیں ہے۔ لہذا تشخیص الیہ تشخیص کار کی طرف سے لی گئی اعزازی رقم کی ذمہ داری پر کوئی فرسودگی نہیں دی جاسکتی۔ (269-جی-ایچ)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5149۔

کلکتہ عدالت عالیہ کے آئی ٹی عرضی نمبر 404/2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

۔اپیل کنندہ کے لیے کے پی پاٹھک، اے ایس جی، چدانند ڈی ایل، بی وی بلرام داس، گورو ڈھنگڑا اور نونیت برواہ۔

جواب دہندہ کے لیے جے دیپ گپتا، دیپک کمار جینا، میناکشی جینا، پیتر ابسواس اور اندرا ساہنی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مارکنڈی کاٹجو، جسٹس رخصت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ عرضی 2000 کے آئی ٹی اے نمبر 404 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے فاضل وکیل کو سنا اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

جواب دہندہ ایم/ایس ہوگلی ملز کمپنی۔لمیٹڈ نے فروخت کنندہ کے ساتھ 24.3.1988 کے ایک معاہدے کے ذریعے ایک تحریری عہد خریدا تھا اور اسی معاہدے کے ذریعے فروخت کنندہ کی جمع شدہ اور مستقبل کی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری بھی سنبھال لی تھی، جس کی رقم 3.5 کروڑ روپے تھی۔ مدعا علیہ تشخیص الیہ نے دعویٰ کیا اعزازی رقم کے لیے 3.5 کروڑ روپے کا سرمایہ خرچ ہے لہذا یہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 کے تحت رقم پر فرسودگی کا حقدار ہے۔

سی آئی ٹی (عرضی) کے ساتھ ساتھ ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کے دعوے کی اجازت دی اور ان کے احکامات کو عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے برقرار رکھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس عرضی میں دلیل دی کہ فروخت کنندہ کے ملازمین کی اعزازی رقم کی ذمہ داری کو سنبھالنے پر ہونے والا خرچ سرمائے کا خرچ نہیں بلکہ محصولات کا خرچ ہے۔انہوں نے ادائیگی اعزازی رقم کی ذمہ داری ایکٹ کے دفعہ 4(1) کا حوالہ دیا ہے، جس کے تحت متعلقہ ملازم کی پانچ سال کی مسلسل خدمت مکمل ہوتے ہی اپنے ملازمین کو گریجوٹی رقم کی ذمہ داری ادا کرنے کی آجر کی ذمہ داری جمع ہو جاتی ہے،اوراس طرح کی اعزازی رقم کی ذمہ داری سبکدوشی یا سبکدوشی یا استعفی یا حادثے یا بیماری کی وجہ سے موت یا معذوری پر قابل ادائیگی ہوتی ہے۔

ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی یہ پیش کش ایک غلط فہمی کا شکار ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ فروخت کنندہ کے لیے گریجوٹی رقم کی ذمہ داری ایک محصولات کا خرچ ہے، جو اس سال کے محصولات کے اخراجات کے طور پر قابل قبول ہے جس میں اس نے جمع کیا ہے(اگر ٹیکس تشخیص الیہ تجارتی بنیاد پر اپنا اکاؤنٹ برقرار رکھتا ہے) میٹل بکس کمپنی آف بھارت بنام ورک مین، (73 آئی ٹی آر 53 (67-62))، بھارت ارتھ بنام سی آئی ٹی (245 آئی ٹی آر 428)، ساسون ڈیوڈ بنام سی آئی ٹی، (118 آئی ٹی آر 271)، وغیرہ۔تاہم، مشتری کنندہ کی پوزیشن مختلف ہوگی۔موجودہ چالو کاروبار میں، فروخت کنندہ (فورٹ گلوسٹر انڈسٹریز لمیٹڈ) اور ٹیکس تشخیص الیہ کے درمیان 24.3.1988 کے معاہدے میں، یہ ذکر کیا گیا ہے کہ فروخت کنندہ انڈسٹریل تحریری عہد، نفاذ کی تاریخ 26.3.1988 کو 2 کروڑ روپے کی قیمت پر خریدے گا اوراعزازی رقم کی ذمہ داری بھی سنبھالے گا۔مذکورہ معاہدے کی شق 1 (سی) میں کہا گیا ہے:

"(سی) بائع کی طرف سے فروخت کنندہ کو ادا کی جانے والی رقم کو درج ذیل عنوانات میں تقسیم کیا جائے گا:

	(روپے۔لاکھ میں)
(ا) زمین	5
(ب) عمارتیں، ڈھانچے، گودام اور دیگر تمام	

غیر منقولہ نوعیت کی تعمیرات اور خصوصیات مذکورہ احاطے میں	35
(ج) پلانٹ، مشینری اور دیگر متحرک اشیاء	160
	200

اسی معاہدے میں یہ بھی کہا گیا تھا:

''جیسا کہ 1 (اے) میں مذکور غور کے علاوہ، زیر قبضہ کارکنوں، جونیئر اور سینئر افسران کی ان کی سبکدوشی پر یا بصورت دیگر ان کی خدمات کے خاتمے پر جمع شدہ اور مستقبل کی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری بائع کے کھاتے میں ہوگی جو گریجوٹی رقم کی ذمہ درری ایکٹ کی ادائیگی کے تحت قابل ادائیگی ہے یا بصورت دیگر بشمول فروخت کنندہ کے ساتھ خدمت کی پوری مدت کے لیے ہوگی اور بائع اسے پورا کرے گا۔

اس طرح تحریری عہد کی مشتری کے اسی معاہدے میں نہ صرف یہ ذکر کیا گیا تھا کہ فروش بائع کو 2 کروڑ روپے کی رقم ادا کرے گا بلکہ اس کے علاوہ ملازمین کی جمع شدہ اور مستقبل کی اعزازی رقم کی ذمہ داری بھی سنبھالے گا۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ کسی معاہدے کو مجموعی طور پر پڑھنا پڑتا ہے۔ لہذا فروخت کے لیے غور نہ صرف 2 کروڑ روپے تھا بلکہ اس کے علاوہ بائع کی اعزازی رقم کی ذمہ داری بھی تھی۔

اس طرح غور کی پوری رقم ایک سرمائے کا خرچ ہے کیونکہ یہ ایک پائیدار نوعیت کے اثاثہ کے حصول کے لیے ہونے والا خرچ ہے، اتھرٹن بنام برٹش اینڈ ہیلسبری ایمپلائز لمیٹڈ، (1926) اے سی 205۔ تاہم، ہر معاملے کا تعین اس کے اپنے حقائق پر کیا جانا چاہیے اور اس کے لیے کوئی سخت اور تیز قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

تاہم، یہاں تک کہ اگر ہم ریونیو کے لیے ماہر وکیل کی مذکورہ بالا پیش کش کو مسترد کرتے ہیں (جیسا کہ ہم کرنا چاہتے ہیں) اور یہ مانتے ہیں کہ اعزازی رقم کی ذمہ داری کو سنبھالنے پر ہونے والا خرچ ایک سرمایہ خرچ

ہے، پھر بھی ہماری رائے میں اس پر کوئی فرسودگی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 32 میں کہا گیا ہے کہ فرسودگی صرف عمارتوں، مشینری، پلانٹ یا فرنیچر کے سلسلے میں قابل اجازت ہے، جو ٹھوس اثاثے ہیں، اور پیٹنٹ، کاپی رائٹ، نشانات تجارت لائسنس، فرنچائز یا اسی نوعیت کے دیگر کاروباری یا تجارتی حقوق غیر محسوس اثاثے ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے لی گئی گریجوٹی رقم کی ذمہ داری دفعہ 32 میں بیان کردہ ان زمروں میں سے کسی کے تحت نہیں آتی ہے۔ لہذا ہماری رائے میں، گریجوٹی رقم کی ذمہ داری کے سلسلے میں کسی فرسودگی کا دعوی نہیں کیا جاسکتا چاہے اسے سرمایہ جاتی اخراجات ہی کیوں نہ سمجھا جائے۔ گریجوٹی رقم کی ذمہ داری نہ تو عمارت، مشینری، پلانٹ یا فرنیچر ہے اور نہ ہی دفعہ 32(1)(ii) میں مذکور قسم کا غیر محسوس اثاثہ ہے۔ لہذا ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ اس پر کس طرح فرسودگی کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ درحقیقت، گراوٹ کی اجازت زمین پر بھی نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس کا بھی دفعہ 32 میں ذکر نہیں ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ موجودہ معاملے میں، فروخت کے معاہدے، جس کی تاریخ 24.3.1988 ہے، میں زمین، عمارت اور مشینری کی قیمت کا الگ سے ذکر کیا گیا ہے۔

اگر ایسا معاملہ ہوتا جہاں فروخت کے معاہدے میں زمین، عمارت یا مشینری کی قیمت کا الگ سے ذکر کیے بغیر پوری فروخت کی قیمت کا ذکر کیا جاتا، تو ہم دفعہ 32 میں مذکور اشیاء کی علیحدہ قیمت کا حساب لگانے کے لیے معاملہ ٹریبونل کو بھیج دیتے اور صرف ان اشیاء پر فرسودگی کی اجازت دیتے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، معاہدے میں خود عمارت، پلانٹ اور مشینری کی قیمت کا ذکر کیا گیا تھا۔ لہذا اس معاملے میں ٹریبونل کو معاملہ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لفظ 'پلانٹ' کو دفعہ 43(3) کے ذریعے ڈیمنگ معنی دیا گیا تھا لیکن اس ڈیمنگ معنی میں بھی اعزازی رقم کی ذمہ داری شامل نہیں ہے۔ لہذا ہماری رائے میں تشخیص الیہ تشخیص کار کی

طرف سے لی گئی اعزازی رقم کی ذمہ داری پر کوئی فرسودگی نہیں دی جاسکتی۔

اس کے نتیجے میں اس اپیل کی اجازت دینی ہوگی۔عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ آمدنی ٹیکس حکام کے متنازعہ فیصلے، جس نے گریچوئٹی کی ذمہ داری پر فرسودگی کی اجازت دی ہے، کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اور یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ ٹیکس تشخیص الیہ گریجوٹی رقم کی ذمہ داری پر کسی بھی فرسودگی الاؤنس کا حقدار نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ذریعے متعلقہ خریداری کے سلسلے میں زمین کی قیمت پر۔عرضی کی اجازت ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

کے کے ٹی عرضی کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document